81

مدیر کے نام

پروفیسر عبدالقدیر سلیم' کراچی

مقالہ خصوصی "پاکستانی قوم کو انتباہ" (اکتوبر ۲۰۰۰ء) بہت واضح اور صاف بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ افسوس یہ ہے کہ "ہمیں" بہت دیر سے پتا چلا کہ اسلام اور مسلم اقوام کا اصل حریف مغرب اور اس کا سرخیل امریکہ ہے۔ ہم نے اپنی عنفوانی قوت اور صلاحیت ایک ایسے دشمن سے لڑنے میں صرف کر دی جس کا غلبہ اور جبروت مصنوعی بنیادوں پر کھڑا تھا' اور نتیجتاً آج "یک قطبی دنیا" میں ہمیں ایک زیادہ طاقت ور اور چالاک دشمن کا سامنا ہے' جس کا "چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر" ہے۔ یہ دوست نما دشمن زیادہ خطرناک ہے۔ اس خطرے سے نمٹنے کے لیے پروفیسر خورشید احمد نے جو چھ نکات پیش کیے ہیں' نہایت وقیع ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ میرے خیال میں مغرب سے معاشی مقاطعہ' اختیاری غربت (قومی سطح پر) اور مغرب کی فکر' زبان' طرز زندگی' رسوم و آداب' ابلاغی ذرائع کی تحدید اور سورہ کہف کی عملی تلاوت ضروری ہے۔

آسی ضیائی' لاہور

سید عرفان گیلانی صاحب کو شکوہ ہے کہ اس سلسلۃ الذہب میں' میں نے مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کا نام کیوں نہ لیا' جب کہ "خود سید مودودی" نے مولانا آزاد" کی اس دینی اور ادبی حیثیت کو قبول کیا ہے ("مدیر کے نام" ' اکتوبر ۲۰۰۰ء)۔

مولانا آزاد کے بارے میں مولانا مودودی کی رائے صرف اتنی ہے کہ ان کی حیثیت ایک ایسے موذن کی ہے جو فجر کی اذان دے کر واپس اپنے گھر میں جا سویا۔ اب اس تبصرے کے بعد میرے لیے کچھ اور کہنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے! اس رائے کا تعلق بھی مولانا آزاد کی علمی خدمات سے ہے' جب کہ میں نے اپنے مقالے میں اردو ادب کے ارتقا کو ملحوظ رکھا ہے۔

محمد شفیق اعوان' حضرو' اٹک

ماہنامہ الرشید خصوصی اشاعت پر تبصرے ("کتاب نما" ' اکتوبر ۲۰۰۰ء) میں لکھا گیا ہے: "اور مولانا محمد یوسف (لدھیانوی) نے اپنے دائروں میں عمر بھر علمی اور دینی خدمات انجام دینے میں مصروف رہے" (ص ۸۰)۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی تو ساری زندگی دیوبندی مکتبہ فکر کو حق اور اہل حدیث' جماعت اسلامی اور بریلوی مکتبہ فکر کو باطل ہی ثابت کرتے رہے۔ ان کی صرف ایک کتاب اختلاف امت اور صراط مستقیم کو پڑھ لیجیے جس میں اہل حدیث اور بریلوی حضرات کو باطل ثابت کیا گیا ہے۔ کتاب کے بیشتر صفحات جماعت اسلامی کو باطل ثابت کرنے پر سیاہ کیے گئے ہیں۔ کیا یہ دینی